سوال

راویوں سے مقارنہ کرتے ہوئے روایت حدیث کی تعداد کیا ہے ؟ اورکیا یہ صحیح ہے کہ ضعیف راویوں کی کثرت کے باوجود کوئی روایت ضعیف نہیں ؟

جواب

الحمدللہ

روایات اورراویوں کی تعداد میں مقارنہ بہت ہی مشکل ہے اس لیے کہ ایک حدیث کو بعض اوقات راویوں کی ایک جماعت روایت کرتی ہے ، اوراسی طرح ایک راوی احادیث کی ایک بڑی تعداد روایت کرتا ہے ۔

اوریہ کہنا کہ کوئی بھی روایت ضعیف نہیں یہ ایک ایسا قول ہے جو صحت سے عاری ہے کیونکہ راوی کی حالت اورعدل وضبط اورحفظ میں اس کے رتبہ وقدر کا اس کی راویات پر بھی اثر ہوتا ہے ۔

ہم آپ کے سامنے اس کی مثالیں پیش کرتے ہیں :

اول :

(اپنی میتوں پر سورۃ یس پڑھا کرو) اس حدیث کو ابوداود اورابن ماجہ نے سلیمان التیمی عن عثمان عن ابیہ عن معقل بن یسار کی سند سے روایت کیا ہے ، تواب یہ حدیث ابو عثمان اوراس کے باپ دونوں کے مجھول ہونے کی بنا پر ضعیف ہے ۔ دیکھیں ارواء الغلیل (150/3) حدیث نمبر (588) ۔

دوم :

(والدہ اوراس کے بیٹے کو جدا نہ کیا جائے) اسے بیھقی نے حسین بن عبداللہ بن ضمرۃ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت کیا ہے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : یہ حدیث ضعیف ہے ، اورحسین بن عبداللہ کے ضعیف ہونے سب کا اتفاق ہے ۔ دیکھیں المجموع (445/9) ۔

تو یہ احادیث ان کے راویوں کی بنا پر ضعیف قرار دی گئی ہیں ، اور بعض اوقات یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سند تو ضعیف ہو لیکن دوسری صحیح سند کے آجانے کی بنا پر حدیث صحیح ہو ۔

اوریہ بھی ہوسکتا ہے کہ سند صحیح ہو اورکسی علت کے ہونے کی بنا پر اس کا متن ضعیف ہو ۔

یہ ایک وسیع علم ہے جسے پڑھنے اور مشق کرنے کی ضرورت ہے ۔

واللہ تعالی اعلم .